

مسالہ وجہ میں

تصنیف

غوث جہاں سرفراز مقامات صدیقیت واعبدیت والخلافت والامامت
والاحسان مجدد ملت حضور محبوب سبحان حضرت سیدنا و مرشدنا امام خراسانی
اخذزادہ سیف الرحمن پیر ارجمند مبارک

بامہتمام

شیخ القرآن والحدیث ڈاکٹر مفتی
پیر محمد عبدالجین سیفی

مہتمم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیتھ
042-5721609-0333-4263843

شعبہ نشر و انتشار آستانہ عالیہ عبدالجین سیفیہ جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیتھ

دکٹر خاوندی پبلیشننگز دربار مارکیٹ لاہور 042-7236056
0320-4651872

مسئلہ وجد پر فتاوی جات

ترتیب

ڈاکٹر تنور یزدی ب سیفی

شعبہ فشر و اشاعت

جامعہ جیلانیہ لینات الاسلام

نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

فون نمبر: 042-5893768

مسئلہ وجد پر فتاویٰ جات

فتاویٰ

رئیس اتحاد محدث حضور محبوب بجان سیدی و مرشدی امام خراسانی
اخندرزادہ سیف الرحمن مبارک مدظلہ

اردو ترجمہ

ڈاکٹر تنور یزب سیفی

مدرسہ جامعہ جیلانی للہبناں نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

تأثیید الفتاوی

استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث

مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

بانی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان

وجود و وجود میں نمازوں کا شرعی حکم

استاذ العلماء شیخ الحدیث علامہ مفتی عبداللطیف جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

نقیر اعظم استاذ العلماء مفتی ابوالحیر علامہ محمد نور اللہ بصیر پوری رحمۃ اللہ علیہ

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد حسین مفتی اعظم پاکستان ضلع میانوالی

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ عابدیہ سیفیہ جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کینٹ 5721609

0333-4263843

واحد تقسیم کار

روحانی پبلیشورز ناظمیہ ہوٹل گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور 7236056

حرف آغاز

حضرت مرشد طریقت رئیس التحریر مجدد ملت حضور محبوب بجان سیدی و مرشدی امام خراسانی حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک مدظلہ کو بصورت سوالات استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی نے ارسال کئے تھے۔ جس کا عربی اور فارسی میں حضرت مبارک صاحب مدظلہ نے مفصل جواب کی صورت میں رقم فرمایا تھا اور وہ جواب پیر طریقت رہبر شریعت شیخ الحدیث ابوالعرفان مفتی ڈاکٹر پیر محمد عابد حسین سیفی مدظلہ نے استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقيوم قادری ہزاروی کی خدمت اقدس میں پیش کیا جس پر قبلہ مفتی صاحب نے عربی میں تائیدی لا جواب مضمون رقم فرمایا اور مفتی صاحب قبلہ سے عرض کیا گیا کہ آپ اس کا اردو ترجمہ بھی اپنے دست مبارک سے رقم فرمائیں تو انہوں نے اس کے ترجمہ کیلئے استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی محمد عبداللطیف کو فرمایا تو انہوں نے ترجمہ کیا تھا ساتھ حضرت اخندزادہ مبارک کے فتویٰ کی تائید بھی فرمادی۔ ان دونوں مذکورہ بزرگوں نے حضرت اخندزادہ مبارک کے اس فتویٰ کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خاں افغانی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فتویٰ کے مطابق قرار دیا جو انہوں نے ”فتاویٰ رضویہ“ کی دو سی جلدیں تحریر فرمایا ہے۔ انشاء اللہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا وہ فتویٰ بھی عنقریب روحانی پبلشرز لاہور زیور طباعت سے آراستہ کرے گا۔ مزید قارئین کی آسانی کیلئے ہم نے حضرت اخندزادہ سیف الرحمن مبارک کے فتویٰ کا اردو ترجمہ عظیم مذہبی سکالر مدرسہ مبلغہ ڈاکٹر نویز نسب سیفی صاحب سے کرو اکر شامل اشاعت کیا ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کے انتہائی مشکور ہیں کہ انہوں نے تھوڑے سے وقت میں سرکار مبارک کے فتویٰ کا اردو آسان عام فہم ترجمہ فرمایا ان کے علاوہ ڈاکٹر پیر محمد عابد حسین سیفی نے چند علماء کے تبرکات فتاویٰ جات جو انکے پاس موجود تھے ان کو بھی بطور تبرک ان کے فتاویٰ جات کیا تھا شامل کر دیا گیا ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں ان علماء کرام کے تبرکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ بجاه النبی الحبیب الکریم ﷺ

محمد زادہ طارق عزیز قادری
بانی روحانی پبلشرز جنگ بخش روڈ
لکھور، ہوگل دربار مارکیٹ لاہور

مبارک فتویٰ

مجد دلت حضور محبوب بحان سیدی و مرشدی امام خراسانی اخڈزادہ سیف الرحمن مبارک کی طرف سے استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے سوالات کے جواب میں؟
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۵

اما بعد!

گرامی قدر مولوی صاحب! محترم محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی اسلام علیکم و حضرت اللہ و رکاذ تجاذب دو قسم ہے۔

اول یہ کہ اس شخص کا تجاذب اور تواجد سے مقصود خود نہیں ہو، اس کے حرام ہونے میں شک نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ اس شخص کا مقصد ان نیکوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے جو کیفیت جذب رکھتے ہیں، یہ مقصد محمود ہے، جیسے کہ حدیقہ عدیہ شرح طریقہ محمد یہ میں ہے (مطبوعہ مکتبہ نور یعنی ۲۴ ص ۵۳۵) علامہ عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ تواجد کا معنی یہ ہے کہ وجود حقیقتاً تو نہ ہو لیکن جکلف اس کو اختیار کیا جائے اور اس کا اظہار کیا جائے، اس میں حقیقی وجود والوں کے مشابہت ہے اور یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ شرعاً مطلوب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم فرماتے ہیں مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے ہے، اس حدیث کو امام طبرانی نے مجمع اوسط میں روایت کیا، اس کے راوی حضرت حدیقہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، کسی قوم سے مشابہت اختیار کرنے والا ان میں سے اس لئے ہو گا کہ اس کا اس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ان سے محبت رکتا ہے اور ان کے احوال اور افعال سے راضی ہے۔ (حدیقہ عدیہ ۲۴ ص ۵۳۵)

مبارک فتویٰ

مجد دلت حضور محبوب بحان سیدی و مرشدی امام خراسانی اخڈزادہ سیف الرحمن مبارک کی طرف سے استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے سوالات کے جواب میں؟
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ۵

اما بعد!

گرامی قدر مولوی صاحب! محترم محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی اسلام علیکم و حضرت اللہ و رکاذ تجاذب دو قسم ہے۔

اول یہ کہ اس شخص کا تجاذب اور تواجد سے مقصود خود نہیں ہو، اس کے حرام ہونے میں شک نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ اس شخص کا مقصد ان نیکوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا ہے جو کیفیت جذب رکھتے ہیں، یہ مقصد محمود ہے، جیسے کہ حدیقہ عدیہ شرح طریقہ محمد یہ میں ہے (مطبوعہ مکتبہ نور یعنی ۲۴ ص ۵۳۵) علامہ عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ تواجد کا معنی یہ ہے کہ وجود حقیقتاً تو نہ ہو لیکن جکلف اس کو اختیار کیا جائے اور اس کا اظہار کیا جائے، اس میں حقیقی وجود والوں کے مشابہت ہے اور یہ نہ صرف جائز ہے بلکہ شرعاً مطلوب ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم فرماتے ہیں مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ جس نے کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے ہے، اس حدیث کو امام طبرانی نے مجمع اوسط میں روایت کیا، اس کے راوی حضرت حدیقہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، کسی قوم سے مشابہت اختیار کرنے والا ان میں سے اس لئے ہو گا کہ اس کا اس قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ان سے محبت رکتا ہے اور ان کے احوال اور افعال سے راضی ہے۔ (حدیقہ عدیہ ۲۴ ص ۵۳۵)

محترم مولوی صاحب! کیا آپ نے ان مجددوں سے سوال کیا ہے کہ ان کا اضطراب اور یہ کیفیت اختیار سے ہے یا بغیر اختیار کے؟ بالفرض اگر وہ کہیں کہ ہم اپنے اختیار سے اس طرح کرتے ہیں؟ تو کیا آپ نے ان سے دریافت کیا ہے کہ یہ اضطراب اور یہ حالت جو تم اختیار کرتے ہو اس سے تمہارا مقصد خود نمائی ہے یا صالحین کے عمل کے ساتھ مشابہ تب آپ کو چاہئے تھا کہ ان کی خود نمائی کی حالت سے مجھے اطلاع دیتے۔ اور اگر انہوں نے اپنے اختیار یا خود نمائی کی اطلاع نہیں دی بلکہ آپ کو الہام یا کشف و شہود کے ذریعے ان کی خود نمائی کا علم ہوا ہے تو آپ نے اپنے خط میں اس کا تذکرہ کیوں نہیں فرمایا؟ اگر انہوں نے خود نمائی کی بات نہیں کی اور آپ کو بھی الہام اور کشف کے ذریعے یہ معلوم نہیں ہوا تو کیا علم غیب عطا کیے ذریعے سے یہ معلومات رکھتے ہو؟ تو جب آپ کے پاس ان کے خلاف کوئی دلیل اور جھٹ نہیں ہے تو آپ نے ان کے خلاف سو نمن سے کام لیا ہے اور یہ گناہ اور معصیت ہے اس لئے آپ پر توبہ اور عدالت لازم ہے۔

آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ سالک اظہار جذب کے طور پر سینے پر ہاتھ مارتے ہیں۔

جناب مولوی صاحب بعض مجددوں اور صوفیاء کرام کو ایسے حالات پیدا ہوتے رہے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو چاک سے مارتے ہیں اور اپنے کپڑے چاک کر دیتے تھے۔

حدیقہ مدیہ میں ہے کہ امام یافعی نے بعض مشائخ سے نقل کیا کہ میں نے شیخ شبی کو دیکھا کہ وہ وجد کا اظہار کر رہے تھے اس حال میں انہوں نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور وہ کہہ رہے تھے۔

(اشعار ترجمہ)

۱) میں نے تیری محبت میں بجا طور پر کپڑے پھاڑ دیئے، حالانکہ میرا ارادہ کپڑے پھاڑنے کا نہیں تھا۔

۲) میرا ارادہ تو دل کی طرف تھا، لیکن ہاتھ گریبان پر جا پڑے۔

۳) گریبان کی جگہ میرا دل ہوتا تو وہ چاک کئے جانے کے زیادہ لا تھ۔ امام یافعی نے اپنی امامی میں اپنی سند کے ساتھ بیان کیا کہ حضرت سنون دریا کے کنارے

بیٹھے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی وہ انہوں نے اپنی ران اور پنڈلی پر ماری، یہاں تک کہ ان کا گوشت پخت گیا اور وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

جن کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے۔

- (۱) میرا دل تھا جس کے ساتھ میں زندگی گزار رہا تھا وہ اپنے الٹ پھر میں مجھ سے گم ہو گیا۔
- (۲) اے میرے رب! مجھے واپس عطا فرم اس کی حلاش میں میرا سینہ تک ہو گیا ہے۔
- (۳) جب تک میرے اندر روح باقی ہے، اے غیاثِ مستعین میری امداد فر۔ (حدیقة عدیہن ج ۵۲۳ ص ۲۲)

محترماً! جب ایسی بے اختیاری حالتیں اولیاء کرام اور اسلاف صوفیاء کرام میں ظاہر ہوئی ہیں تو آپ اس حالت کے روکنے کی آرزو کیوں رکھتے ہو؟ اور اس حالت کو عوام کی نفرت کا باعث کیوں خیال کرتے ہو؟ اس حالت کے منع کرنے والے کے بارے میں الحادی للغتاوی طبع مکتبہ نوریہ رضویہ ج ۲ ص ۲۳۲ میں تحریر ہے۔

مسئلہ (سوال) صوفیہ کی جماعت کے بارے میں، صوفیائے کرام ذکر کی ایک مجلس میں جمع ہوئے، جماعت میں سے ایک شخص ذکر کرتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوا، اس پر جو حال وارد ہوا اس کی بناء پر وہ کھڑا رہا، کیا اس فعل کی اجازت ہے یا نہیں؟ اور کیا کسی کو اسے منع کرنے اور ڈاٹنے کی اجازت ہے؟

جواب: اس سلسلے میں اس شخص پر انکار نہیں کیا جائے گا، یعنہ یہی سوال شیخ السلام سراج الدین بلقینی سے کیا گیا تھا کہ انہوں نے جواب دیا کہ اس سلسلے میں اس شخص پر کوئی انکار نہیں ہے، روکنے والے کیلئے اس پر زیادتی کرنا جائز نہیں اور جو اس پر سختی اور زیادتی کرے اس پر تعزیز لازم ہے۔ (یعنی قاضی پر لازم ہے کہ اس پر حد شرعی جاری کرے)

یہی سوال علامہ برہان الدین اہنائی سے کیا گیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا، مزید فرمایا

کہ صاحب حال پر حال کا غلبہ ہوتا ہے اور مکر محروم ہے، اس نے تواجد کی لذت نہیں چکھی اور نہیں اسے صاف شرود بیسر ہوا ہے آخر میں فرمائیں خلاصہ یہ ہے کہ قوم کو سالک کے حال کو تعلیم کرنے میں ہی سلامتی ہے۔ بعض ختنی اور ماکلی ائمہ نے بھی اس جواب میں موافقت کی اور مخالفت سے گریز کیا۔ (الحاوی للختاوی)

ذکرِ جذب اور وجد کی حالت میں اگر کوئی کلمہ صاحب جذب کی زبان سے صادر ہو جائے، مثلاً آہ، اوه، تو وہ معاف ہے اور عین ذکر ہے۔ انوار القدیمہ میں سیدی یوسف مجتبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مشائخ نے جو ذکر کے آداب بیان فرمائے ہیں یہ اس شخص سے متعلق ہیں جو ہوش و حواس میں ہو اور صاحب اختیار ہو، لیکن جس کا اختیار باقی نہ رہے تو اس پر وارد ہونے والے اسرار کی بناء رپ کبھی اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے اللہ اللہ اللہ اللہ یا صو حومو یا لا لا لایا آہ آہ ہی یا عاعاعایا آآ آیا ہہ ہی یا حاحا حایا کسی حرف کے بغیر یا بے ربط آواز خارج ہوتی ہے اس وقت اس کا ادب یہ ہے کہ سالک پر وارد ہونے والے حال کو تعلیم کیا جائے، جب وہ وارد ہونے والا حال و کیفیت ختم ہو جائے تو اس کا ادب سکون ہے۔ (انوار قدیمہ ص ۲۹)

نیز مولوی صاحب! زیر بحث مسئلہ کے بارے میں حدیقة عدیہ جلد اول ص ۲۳۳ کا مطالعہ فرمائیں۔ نیز حدیقة عدیہ جلد دوم ص ۵۲۳ میں ہے۔ وجد اور تواجد کا طریقہ جو صادق نقراہ نے اس زمانے میں سیکھا ہے یا اس کے بعد سیکھیں گے اور جیسے کہ اس سے پہلے سیکھتے تھے نور و بدایت اللہ تعالیٰ کی توفیق کا اثر اور عنایت ہے۔

نیز آپ نے اپنے مکتب میں لکھا ہے کہ آپ ہر کسی کو سند دے دیتے ہیں، جناب مولوی صاحب: میں اپنے جن خلفاء کو سند دیتا ہوں وہ اس بات کی سند ہے کہ اس شخص نے فلاں طریقے کے اس باقی کمل کرنے لئے ہیں تا کہ لوگ وہ سند دیکھ کر معلوم کر لیں کہ کمال طریقت کے حاصل کرنے میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟ اور ان کے لئے فیض اور فائدہ حاصل کرنے میں کوئی پوشیدگی نہ رہے اور لوگ اس فقیر کے خلفاء سے یہ نعمت عظیمی حاصل کریں۔

نیز آپ نے لکھا تھا کہ ایک خطیب صاحب نے کہا کہ توجہ اور جذب برحق ہے ایکن یہ شیعہ

کی طرح سینہ کو بی کیا ہے؟ جناب مولوی صاحب! خطیب مذکور کی مذکورہ بات سننے کے لاائق نہیں ہے، کیونکہ وہ اس راستے میں امی اور نابینا ہے، اگر نابینا افراد کی ایک جماعت پہاڑ اور سورج وغیرہ کے وجود کا انکار کرے تو یہ ان کا اپنا خیال ہے دوسروں لیئے جھٹ نہیں ہے الہذا خطیب مذکورہ جو اس راستے سے ناوائی ہے اسے ہم معدود قرار دیتے ہیں۔ علاوہ از اس خطیب مذکورہ نے مجد و بُوں کی سینہ کو بی کو فاسقوں اور گمراہ شیعہ سے تشبیہ دی ہے، الہذا وہ اس حدیث شریف کی دعید کا مصداق بنا، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کو فسق یا کفر کا الزام دیتا ہے تو اس کا یہ کلمہ اس پر لوت جاتا ہے اگر اس کا صاحب ایسا نہ ہو، اس لئے تمہارے تمام ہم مجلس افراد کو لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی بات پر توجہ نہ دیں اور اصحاب جذب و جد کے بارے میں بدگمانی نہ کریں، اگر کوئی مسئلہ سلوک یا طریقت کے امور کے بارے میں پیش آجائے تو بطور استثناء ارسال کریں نہ کہ سالکوں پر اعتراضات کے طور پر

نقیر سیف الرحمن اخندزادہ

ہیرار پی خراسانی

اختتام ترجمہ:

ڈاکٹر تنور یزینب سیفی

درسہ جامعہ جیلانیہ لہنات نادر آباد

بیدیاں روڈ لاہور یونیورسٹی 11-04-2005

رابطہ: 042-5893768

تصدیق الفتویٰ

استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی
موسوس و ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ مرکزی صدر تنظیم المدارس اہل سنت و جماعت پاکستان
استاذ العلماء شیخ الحدیث مفتی و شیخ الحدیث عبداللطیف نقشبندی جامعہ نظامیہ لاہور

بِسْرَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت شیخ طریقت (اخhzادہ سیف الرحمن) دامت برکاتہم العالیہ کا جذب سے متعلق
فتولی صحیح ہے۔ آپ کا یہ مبارک فتویٰ امام اہل سنت الشافعیہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ
کے اس جواب کے بالکل مطابق ہے جو فتاویٰ رضویہ جلد وہم کے صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۳ صفحہ ۱۶۳ پر مرقوم ہے
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حلقة ذکر جبکہ سمعہ بلکہ خلصاً لوجه اللہ ہو فی نفسہ امر محظوظ و مندوب ہے اور
اس میں حضور شریعت امور و مطلوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مررت بـ مـ رـیـاضـ
الجـنـةـ فـارـتـعـواـ یعنی جب تم جنت کی کیاریوں پر سے گزر و تو ان کے پھل پھول سے تمتع کرو۔
صحابہ کرام نے عرض کی وہ جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟ تو فرمایا وہ ذکر کے حلقات ہیں۔ ہاں اگر مغلوبین
صادقین نے قصع و بے اختیار یا محظوظ پر وجود میں آئیں اور ان ماسوی اللہ تعالیٰ کے اپنی جان سے
بے خبروں کو جام عشق سے مرگشہ بنائیں تو یہ دولت عظمی اور نعمت کبریٰ ہے دوسرے درجے پر وہ
اوسط ہیں جو ان عاشقین کی صدق دل سے اقداء کرتے ہوئے خود کو بے تکلف ان جیسا بنانے کی
کوشش کرتے ہیں ان کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اقدس ہے من تشبه بقوم
فهو منهم نیز ارشاد مقدس ہے ایکو افان لم تبکوا فبما کوروا اگر رونا نہیں آتا تو رو نے جیسی
صورت بنا لو۔ لیکن جو لوگ محسن ریا کاری کے طور پر ایسا کرتے ہیں تو یہ حرام قطعی اور بہت بڑا جرم
ہے۔ نصاب الاصاب کے چھٹے باب میں تاثر خانیہ پھر فتاویٰ خنزیر میں ہے هل یجوز
الرقض فی السماع الجواب لا یجوز (کیا سماع میں رقص جائز ہے تو جواب یہ ہے کہ
ناجائز ہے اور ذخیرہ میں ہے کہ یہ گناہ بکیرہ ہے اور مشائخ میں سے جس نے اسے مباح کہا ہے یہ
اس شخص کیلئے ہے جس کی حرکات مرغش کی طرح بے اختیار ہوں تو اس سے نماز میں بھی کوئی حرج

نہیں (اگر بے اختیار کیفیت ہے اور عمل کثیر بھی نہیں) اے اللہ ہمیں صادقین میں کروئے غافلین
میں نہ کر برحستک یا الرحم الرحیم و بحرمتہ نبیک سید المرسلین و خاتم
النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آله واصحابہ اجمعین

فقط واللہ اعلم بالصواب

ذالک کذالک

الجیب

محمد عبدالقیوم عنی عنہ

عبداللطیف غفرلہ

۸۹-۶-۲۲

مفتی جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اندرون لوہاری گیٹ

۸۹-۶-۲۲

ملنے کا پتہ

روحانی پبلشرز تبلیغ ہوٹل دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ☆

مرکزی جامعہ سیفیہ رحمانیہ للہبناں الاسلام بادشاہی روڈ احمدووال کلاں کجرات ☆

جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائی ٹکڑ دیدار شکمہ پرانا بازار گلی برلنے والی ضلع گوجرانوالہ ☆

جامعہ گھر ار سیفیہ رحمانیہ چوکی امر سدھو بابا فرید کالونی لاہور ☆

جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائی منگار روڈ گودر تحصیل دینہ ضلع جہلم ☆

جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائی اڈہ پنواں تحصیل صدر آباد ضلع شخو پورہ ☆

جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائی (ڈھوک) دریک راولکوٹ آزاد کشمیر ☆

عائشہ صدیقہ اکیڈمی برائی جامعہ سیفیہ رحمانیہ بھگوال ضلع کجرات ☆

حب القرآن محلہ رسول پورہ سکری یال برائی جامعہ سیفیہ رحمانیہ ضلع یا لکوٹ ☆

جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائی بھاگوال کلاں ضلع کجرات ☆

وَجْد وَتَوْاجِد پر علماء کرام کے مبارک فتویٰ جات

فہمہ اعظم استاذ العلماء مفتی ابوالخیر علامہ محمد نور اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شیخ الحدیث و مفتی دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف ضلع ساہیوال پنجاب پاکستان
الجواب اللهم بصلی لی النور الصواب

اسکی مخالف قدریہ غنیمت ہیں اگر صورت سوال صحیح ہے تو بڑی نعمت ہے باقی بینودی
میں اگر کسی کا رقص یا تالیاں بجاتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہوش میں جونہ ہو تو وہ کیانہ کرے
گرفت تو عسل اور اختیار پر ہے اس میں سائل کو کیا چیز قابل اعتراض یا ناجائز نظر آتی ہے؟
وہاں کوں کی جرا کو کچھ نہ کہیں وہ لوگ تو مجبوراً اسکی حرکتیں کرتے رہے ہیں۔ قرآن کریم میں
حکم ہے وافعلوا لَعْنَ سورة الحج کا آخری رکوع۔ مگر یہ باقاعدہ تنقید کے ساتھ تحقیق کریں کہ
واقعی کسی ریا کا ری اور نہود سے مجلس پاک ہو تو پاک پر کیا اعتراض۔ واللہ اعلم و صلی اللہ تعالیٰ
علی سیدنا مولیتنا محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب مفتی اعظم پہلاں ضلع میانوالی
الجواب:

محفل میلان شریف یا ذکر الہی کے حلقة، یا دعڑو نصیحت کی مجلس جس میں پاک و مقبول
لوگوں کا ذکر ہو باعث ثواب ہے۔ اس میں سننا یا سنوانا دونوں باعث برکت و ثواب ہیں۔
حدیث شریف میں ہے الرحمة تنزل عند ذکر الا اخیار۔ دوسری حدیث شریف میں
ہے۔ اذا مررتم بالریاض الجنة فارتعوا قیل ما الریاض الجنة یا رسول الله قال
حلق الذکر۔ ملکوۃ شریف

یعنی جب تم باغ بہشت کے پاس سے گزر تو اس میں خوب چرا کرو یعنی حصہ لیا کرو
عرض کیا گیا باغ بہشت سے کیا مراد ہے تو فرمایا ذکر الہی کی محفل۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کا ذکر پاک نعت خوانی نعرہ ہائے تکمیر و رسالت یہ سب مامور و منظور و مشہور ہیں۔ فرمایا
ماراہ المؤمنون حسنا فھو حسن اور لا یجتمع امتی علیے الضللة وغیره بے شمار
احادیث موجود ہیں باقی رہا وجہ و حال کا معاملہ تو اگر غیر اختیاری ہو تو یقیناً جائز ہے ہاں
مصنوعی حال کھینا اصحاب حال سے مذاق اور اولیاء اللہ کی تو یہن ہے اور مفترضین صرف وہ
لوگ ہوتے ہیں جو اس لذت و درد سے نا آشنا ہوتے ہیں ہم کالا نعام بل ہم افضل
ان مسائل کی تحقیق کیلئے بڑی بڑی کتابیں دستیاب ہیں۔ کتاب میں عرق مطابق
حضرات نقشبندیہ جو سب سے زیادہ مخالف مخالف ساع ہیں ان کا آخری فیصلہ یہ ہے کہ
نہ انکار می کنم نہ اقرار می کنم

مفتی اعظم پاکستان استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مجلس ذکر اور محفل میلاد و نعت میں
بعض لوگوں پر حالت جذب طاری ہو جاتی ہے یا بعض سالکین پر نماز کی حالت میں ایک
کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور بے اختیار زبان پر حoso یا اللہ ایسے کلمات جاری ہو جاتے ہیں
ان کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ کیا اس طرح نماز ادا ہو جاتی ہے یا نہیں؟

بینوا و تو جروا

محمد عبدالحسین سیفی سرور کوٹی

الجواب وهو الموفق للصواب

بلاشبہ صالحین عابدین کی مجالس ذکر میں ایسی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے بعض
اوقات شریک مجلس پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اس کے جسم کے رو ٹکٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔
وجد کی حالت جاری ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم نے اس حالت کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔
انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم (الانتفال) یعنی مؤمنین کا ملین
وہ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرزنے لگتے ہیں ان پر کچھی طاری
ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہے۔ نقشور منه جلو دالذین يخشون

ربہم (الزمر) یعنی جسم کا نپ جاتے ہیں اور رو نگئے کھڑے ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اس کی وضاحت اس طرح کی جاسکتی ہے قریب المعنی چار الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔

الرقص، تواجد، وجہ، اضطراب ان کے مفہوم میں فرق ہے۔ س لیے ان کے حرم میں بھی فرق ہو جائیگا۔ یعنی جسم اور جوارح کی حرکات اگر موزونیت اور ترتیب و نظم کے ساتھ ہوں تو دہ رقص ہو گا اور دہ ہر حال میں حرام ہے۔ اگر جسم اور جوارح کی حرکات بے ترتیبی سے بلا قصد و ارادہ ادا ہوں تو وجہ ہوتا ہے یہ درست اور قصد و ارادہ سے ہو تو یہ تواجد کہلاتا ہے اس میں ارادہ پاک ہونیت جائز ہو ٹبہ بالواصلین ہو تو جائز بصورت دیگر ناجائز ہے۔ اگر جسم و جوارح میں حرکات کا اٹھارنا ہو بلکہ اندرولی سوز و لذت کی حالت ہو تو یہ اضطراب کہلاتا ہے یہ نہایت مطلوب اور اعلیٰ کیفیت ہے قابل رشک درست ہے۔ اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں ہوتا بلکہ خشوع و خضوع کا موجب ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

مفتي محمد حسين نعيمي جامعه نعيميه لاہور



مسئلہ وجد پر فتویٰ

تصانیف

رئیس اتحاد ریجسٹریڈ ملت حضور محبوب بھان سیدی و مرشدی امام خراسانی

اخندزادہ سیف الرحمن مبارک مدظلہ

بااهتمام

شیخ القرآن والحدیث مفتی ابوالعرفان

ڈاکٹر پیر محمد عابد حسین سیفی

مہتمم جامعہ جیلانیہ نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیٹ

شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ جیلانیہ لبنات الاسلام

نادر آباد بیدیاں روڈ لاہور کیٹ فون نمبر: 042-5893768

آستانہ عالیہ سیفیہ گلزاریہ و جامعہ سیفیہ رحمانیہ بابا فرید کالونی چوکی امرسدھولاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ
الْأَنْبِيَا وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ نَجُومُ الْهَدْيَ
وَالْيَقِينِ وَعَلَىٰ مَنْ تَبَعَهُ بِالْحَسَانِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ۔

اما بعد گرامی القدر محترم مولوی صاحب عبد الحکیم السلام علیکم و رحمۃ الرہب برکات
محترما رسوله تاں برایم موافق نمود و شما یاں که بر احوال بعض مسترشدین
اعتراض نموده بودید در چهارشنبه شما یاں چنین یاد آور می شوم. شما در درقه تاں تحریر
کردید بودید:

چند حضرات برآستا نه سید الاولیاء حضرت دامتکم بخش قدس سرہ نشست
تلعین ذکر می کنند و از ایشان مختلف اوضاع و حرکات سرزده می شود که در نظر عوام
سبب انکار باشد مر طریقہ عالیہ نقشبندیہ را، مولوی صاحب محترم آن اشخاص که
چنین عمل می نمایند اسماء شانرا تذکرہ آنموده اسید تا مفرضین و معرضین از صادقین
شاخته می شد و هم آنکه اختلاف اوضاع مجده و بان مانند اختلاف معجزات
انبیاء کرام است که یکی از دیگر مغایرت دارد و اگر احوال این مجده و بان تماماً
یکسان می شد پس خود آن تصنیع می بود و همچنان خلفاء این فقیر المحتل شد و هزار است
و مریدین و مسترشدین در عدد دیک صد هزار فقر است احوال و کیفیت جذب و
اضطراب که برای هر یک آنسا عارض می گردید یکی از دیگر متفاوت است پس
هرگاه احوال و کیفیت که با یکدیگر مخالف است. پس اعتراض را بر آنسا راه منی
باشد. و ایضاً تحریر نموده بودید که در نظر عوام سبب انکار می باشد مر طریقہ عالیہ
نقشبندیہ را جناب مولوی صاحب، ازین حالت جذب و بنی اختیاری تمام اعوام

حتی خواص که علما مهتدی از کاردار نداشتند مارامیکه این ساعت جر عه نوشیده باشد
چنانچه فرموده است. قدر این می راند این بوسیله تواند حشی و علاوه ازان هر
عاملیکه عمل نیک خواهد براحتی دفع بدگوئی مردم ترک میکند آن عامل ریا کار است
و هر عاملیکه بر عمل نیک خود اصرار و مداومت میکند براحتی اینکه مردم مارا به نیک
یاد آوری کند آن مشرک است. پس مولوی صاحب اگر عرض رفع بدگوئی مردم
مجد و با این طرز مدخل نیست. واپس اشناور مکتوب تان یاد آور شده بود و یک کلیعه
نواموزان تجاذب اختیار میکند و برای اخبار جذبه بدستها سینه کوبی کند.

جناب مولوی صاحب خود عالم مهتدی اوله ثبوت جذبه در کتب شریف
مرقوم است مطالعه نموده باشید از الفاظ مکتوب تان معلوم می شود که شما
جذب را قابل هستی و آزار آشیانی میکنید و اما در متاجذب که به اختیار باشد
اشتبأ و یا انکار دارید. مولوی صاحب محترم اصل در تعریف اشیاء اقسام است
تا ازان و صاحت کامل بدست آید پس تجاذب برو و نوع است، اول آنکه
مقصد آن شخص از ازان تجاذب خودنمایی باشد در حرمت آن نیست دوم
مقصد آن شخص تشبیه با آن نیکان که حالت نهاده ادار استند باشد ایضاً
محفو است، چنانچه در حدیقته الندیة شرح طریقہ محمدیه طبع مکتبه ۵۲۵
پنین مرقوم است.

ولاشکد ان التواند و هو تکلف الوجود و اظهاره من غير
ان يكون له وجود حقيقة فيه تشبیه باهل الوجود
الحقيقي وهو جائز بل مطلوب شرعا قال رسول الله
صلی الله عليه وسلم من تشبیه بقوم فهو منهم

الطبرى في الأدسط عن خديفة بن اليماني رضى الله عنه وإنما
كان المتشبه بالقوم لان تبتهله بهويidel على حبه ايها هرو
رضياباً حواله هو وافعاله هو حدائقه الندية ص ٥٢٥

پس مولوی صاحب شمار ازین بجز دین آیا سوال نموده بُیکد که این اضطراب
وکیفیت شان بی اختیار است ریا با اختیار اگر آنها بالغرض گفته باشد که به اختیار
چنین می کنیم ایا شما از آنها سوال نموده نی گردن این اضطراب و حالت که اختیار
میکنید خودنمایی مقصده تان است و یا تشبیه بعمل صالحین اگر آنها می گفت خود
نمایی مقصود مایان است بعد آبرایم از خودنمایی و خودستایی شان احوال
ارسال می گردید. اگر آنها چیزی را از اختیار کار می دخودنمایی نگفته باشد پس
شمارا اگر بسب الهام و یا از طریق کشف و شنود معلومات خودنمایی آنها شده
باشد پراور ورقه تان تحریر نکرده بودید. اگر خود آنها هم از خودنمایی چیزی نگفته
باشد و شما هم از طریق الهام و کشف معلومات ندارید آیا از طریق علم غیب
عطای معلومات دارید پس هرگاه که می بین دلیلی و جسمی بر آنها ندارید پس جناب ثنا
بر آنها سو فتن نموده ایید و آن گناه و معصیت است. شما یا نرا بر آن توبه و
ندامت لازم است. و ایضاً شما تحریر کرده بودید که برای اظهار جذبه به
دستها سینه کو نی کنند.

جناب مولوی صاحب بعض مجذوبان و صوفیه کرام را حالات پدید آمده
است که خود هارا به شلاق می زند و جامه ها می دریدند و با حالات مختلف چنانچه
در حدائقه الندية مرقوم است.

ذکر الیافعی عن بعض هوقال رایت الشبلی قائمًا یتوارد
وقد خرق توبه وهو قول مشقت ثوبی عدیث حق.

اردت تلبی فمارنـته . بوکان تلبی مکان جیبـی . و مالـشوبـی
 ازـدت خـرقـا . پـدایـ بالـجـیـبـ اـزـیرـقا . لـکـانـ لـلـشـقـ مـسـتـحـقا . درـدـی
 الـیـافـیـ فـیـ اـمـالـیـهـ بـسـنـدـهـ اـنـ سـمـنـوـنـ رـضـاـ کـانـ جـاـسـعـلـیـ الشـطـ
 رـبـیـدـاـهـ تـضـیـبـ فـرـبـ بـهـ نـخـداـهـ وـسـاقـهـ حـتـیـ تـبـدـدـلـحـمـهـ
 وـهـوـیـقـوـلـ . کـانـ لـیـ قـلـبـ اـعـیـشـ بـهـ . ضـاعـ مـنـیـ فـیـ تـغـلـبـهـ .
 ربـ فـارـودـهـ عـلـیـ . فـقـدـضـاـتـ صـدـرـیـ فـیـ تـطـلـبـهـ . وـاغـثـ
 مـادـاـمـ بـیـ رـمـقـ . یـاـغـیـاـثـ الـمـسـتـخـیـثـیـنـ الـمـسـتـغـیـثـ بـهـ حـدـیـقـةـ
 الـنـدـیـةـ ۵۲۳ـ

پـسـ مـحـترـمـاـ چـنـینـ بـیـ اـفـتـیـارـیـ ہـاـ درـ حـالـ کـمـلـ اوـلـیـارـ وـاـسـلـافـ صـوـفـیـہـ کـرامـ
 پـدـیدـ آـمـدـهـ اـسـتـ . پـسـ شـماـ چـراـ آـرـزـوـیـ منـعـ اـیـنـ حـالـ دـارـیدـ وـرـیـنـ حـالـ
 رـاـ باـعـثـ تـنـفـرـعـوـامـ مـیـ دـانـیدـ وـحـالـ آـنـکـهـ درـ حـقـ مـائـعـ اـیـنـ حـالـ دـرـ حـاوـیـ
 لـلـفـتاـوـیـ طـبـعـ مـکـتـبـهـ لـوـرـیـہـ رـضـوـیـہـ ۲۳۳ـ چـنـینـ مـرـقـمـ اـسـتـ .

مسئلہ

فـیـ جـمـائـةـ الصـوـنـیـةـ اـجـتمـوـاـ فـیـ مـجـلـسـ ذـکـرـثـوـانـ
 شـخـصـاـًـ فـیـ الجـمـائـةـ تـأـمـرـ مـنـ المـجـلـسـ ذـاـکـرـاـ وـاسـتـمـرـ
 عـلـیـ ذـلـکـ لـوـارـدـ حـصـلـ لـهـ فـرـهـلـلـهـ فـعـلـ ذـلـکـ سـوـاـرـ
 کـانـ بـاـخـتـیـارـ اـمـلـاـ وـهـلـ لـاـ حـدـمـنـعـهـ وـزـجـرـهـ عـنـ
 ذـلـکـ ؟ـ الجـوابـ لـاـ انـکـارـ عـلـیـهـ فـیـ ذـلـکـ وـقـدـ سـئـلـ عـنـ هـذـاـ
 السـوـالـ بـعـینـهـ شـیـخـ الـاسـلـامـ سـرـاجـ الدـینـ بـلـقـیـ
 فـاجـابـ بـاـنـهـ لـاـ انـکـارـ عـلـیـهـ فـیـ ذـلـکـ وـلـیـسـ لـمـانـعـ

التعذر بمنعه ديلزرم المتعدى بذلك التعذير و
سئل عنه العلامة برهان الدين الانبassi فاجاب
بمثل ذلك وزار ابن صاحب الحال مغلوب والمنكر
محروم ما ذاق لذة التواجد ولاصفاته المشروب
إلى أن قال في آخر جوابه وبالجملة فاسلاماً في تسليم
حال القمر. وأجاب أيضاً بمثل بعض أئمة الحنفية
والمالكية كلهن كتبوا على هذه السؤال من غير
مخالفة حادى لفتاؤى.

وعلوه ازان اگر در حالت ذکر و جذبه رو جدید کدام کلمات روز زبان
مجذوبین صادر می شود مفهوم آن عین ذکر است مثل آه وزاری چنانچه در انوار قدر سیه
مرقوم است و قال سیدی یوسف البجمی رحمۃ اللہ علیہ

الصوت بغير حرف او تخييط وادبه عند ذلك التسليم
للوارد فاذا انقضى الوارد فادبه السكن من غير
نقول ١٢ انوار قديمة ص ٣٩ حصه دوم .

واليضاً محترم مولوي صاحب جلد اول حدیقة الندیة ص ۲۳۳ که در مورد انکار بخشی دارد ايضاً مطالعه فرماید واليضاً در حدیقة الندیة جلد دوهم ص ۵۲۳

مرقوم است.

فان طریق الوجود والتواجد الذی تعلیمہ الفقراء
الصادقون فی هذا الزمان وبعدة کیما کانو یعلمونه
هن قبیل فی الزمان الماضی نفر و هدایة و اثر توفیق
هن الله تعالی و عنایة .

این صفحه هارا نیز مطالعه فرمائید . والیضا شماره ورقه تان تحریر نموده بودید
که سند های شمارا به رکس می نماید . جناب سولوی صاحب خلفائی خوش برآکه من
سند مید حم آن سند اکمال و سبق های ہمان طریقہ است . مقصود در آن اینست
تامردم به دیدن آن سند راستگویان داخل کمال طریقت را ز دروغ گویان
تشخیص داتیاز دهنده از آنها کسب تراه افاده واستفاده پوشیده نمانده
و مردم از خلفای این فقیر حصول این نعمت عظمی نمایند . والیضا شما تحریر نموده
بودید که خطیب جامع مسجد داتا گنج نجاش گفت که توجہ و حذب بحق است
ولیکن این سینه کوپی مثل شیعه چیست ؟

جناب سولوی صاحب گفته خطیب مذکور ازین جهت قابل شنیدن
نیست زیرا که مذکور درین راه اُمی و نابینا است . اگر جمیع از نابینا یان از درود
کوه ہاد آفتاب وغیرہ انکار کنند بز عم خروشان است نه صحبت بدیگران پس
خطیب صاحب مذکور گر که نابینای این راه است که ادام اقوال که از زبانش
شنیده شده است دران معن ورش بی شماریم و علاوه ازان خطیب مذکور
تشییره مجدد و بان را در سینه کوپی با فساق و گراہان که اهل شیع است نموده پس
مذکور مصادق و دعید این حدیث شرف است .

لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر لا ارتد

علیه ان لحیکن یکن صاحبہ کذا لد -

پس شما تما اهم محلس تازرا لازم است که اقوال این و آن را تعقیب و
ندنگنید و بر مجدد و مین سوطن نه نمایید - اگر که ام مسلمه در انجاه در باره سلوک
در محفل ذکر و یا سائر امورات طریقت عارض گردید بشکل استهانی و رقره ارسال
نمایید نه بطور اعتراض سالکین - آفتاب نه مجرم از کسی بینانیست -

والسلام

(فیقر من الرحمن)

افندزاده پیر ارجمند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجواب صحيح والمجيب العلاة وشيخ الطريقة العالمية
مصيب تدالتوافق جوابه بما احباب شاه احمد رضا
خان صاحب رحمة الله تعالى عليه في فتاوى رضویه
جلد عاشر من ۱۶۰۱ الی ۱۶۳۱ تداعی اجاز التواجد للمغلوبين
الصادقین العاشقین مع الاخلاق مستند القوله ملى
الله عليه وسلم اذا مررت عبريا ض الجنة نارتعوا و
اجاز التواجد للواسط الصادقين السالكين مسلك
الاقتداء با عاشقين مستند القوله مصطفى الله عليه وسلم
حق تشبيه بقور فرهونه بحد الرسول مصطفى الله عليه
وسلاكب كانوا لهم نواب كانوا انتهى - اذا من فعل هذا

رياد وسمعة فحرام قطعى جريمة ناحشة كما في
نصاب الاحتساب بباب سادس . تاتار خانىه ثوفتاكوى
خىريه . هل يجوز الرقص فى السماع الجواب لا يجوز
وذكر في الذخيرة انه كبيرة ومن اباحه من المتأخر
فذلك للذى صارت حركاته حركات المرتعش .

اللهم اجعلنا من الصادقين ولا تجعلنا من الغافلين
يرحمتك يا أرحم الراحمين وبحرمة نبيك سيد
المرسلين وخاتم النبيين صلى الله عليه وسلم على آلهم
واصحابه أجمعين فقط والله أعلم بالصواب

ذالك كذلك والله أعلم مفتى عبد اللطيف

بالصواب جامعه نظاميير رضويه

مفتى عبد العليم هزاروي اندرتون لوہاری گیٹ لاہور

١٤ - ٦ - ٨٩

مفتى عبد العليم هزاروي

جامعة نظاميير رضويه

٨٩ - ٤ - ٢٠٢

متاذ العلامہ حضرت علامہ مفتی محمد سعید القبور بزاروی نامہ میر اعلیٰ جامعہ لفاظیہ (اللہ عز و جل) ۱۹۷۰ء

استاذ الحلة وسلامه مني عبر الطيب صاحب مني وشح الحبيب جامعة الطاهر بن زيد

وَلِمَ الْبَرِّ إِلَيْهِ وَلِنَفْلِي الْمَدِينَةِ وَالْمُصَابِيَةِ أَبْشِرْنَاهُ دُورَا وَالْمُرَادِيَةِ مُلْمِنْ بِالصَّرَافِ الْمَسِ

نَفْيِ عَدُوِ الْأَطْرَافِ

لُكْ دَالِكْلَمْ بَاهْرَاب

حاجات (۲) میر رضا

اندرون دو ارکان طبله

14-6-89



پیر طریقت رہبر شریعت آفتاب ولایت واقف رموز حقیقت
شیخ الحدیث والتفییر ڈاکٹر مفتی پیر ابوالعرفان

محمد عبدالحسین سیفی مدظلہ العالی

کی معرکۃ الاراء تفسیر

تفسیر سیفی

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ رہی ہے۔

ناشر

روحانی پبلیشورز ظہور ہوٹل گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

042-7236056-0320-4651872

marfat.com

فائزہ

جامعہ جیلانیہ

نادر آباد نمبر ۱، بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

شیلیفون نمبر 042-5721609



استاکسٹ

روحانی پبلشرز ظہور ہوٹل دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 0320-4651872 موبائل: 7236056

ملنے کی بیٹھ

- ☆ مرکزی جامعہ سیفیہ رحمانیہ لینات الاسلام بادشاہی روڈ ادھووال کلاں گجرات
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج قلعہ دیدار سنگھ پرانا بازار گلی برلنے والی ضلع گوجرانوالہ
- ☆ جامعہ گلزار سیفیہ رحمانیہ چونگی امرسدھو بابا فرید کالونی لاہور
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج منگلا روڈ تکودر تحصیل دینہ ضلع جہلم
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج اڑہ پنوال تحصیل صدر آباد ضلع شیخوپورہ
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج (ڈھوک) دریک راول کوٹ آزاد کشمیر
- ☆ عائشہ صدیقہ اکیڈمی برائج جامعہ سیفیہ رحمانیہ بھگوال ضلع گجرات
- ☆ حب القرآن محلہ رسول پورہ سبڑیاں برائج جامعہ سیفیہ رحمانیہ ضلع سیالکوٹ
- ☆ جامعہ سیفیہ رحمانیہ برائج بھاگوال کلاں ضلع گجرات
- ☆ فاطمۃ الزہراء اسلامک اکیڈمی ثانڈہ ضلع گجرات

نوت: سلسلہ سیفیہ کی تماکن خریدنے کیلئے روحانی پبلشرز لاہور تشریف لائیں۔